نوحہ

ہوئے اسیر حرم دین کی بقا کے لئے
اُٹھائے ہاتھ رسن میں نہ بد دعا کے لئے

دِکھا کے فاطمہؑ اپنے شکستہ پہلو کو
سنوارا کرتی تھی زینبؑ کو کربلا کے لئے

نہ جانے دیتی کبھی جانتی اگر صغراؑ
چلے ہیں چھوڑ کے بابا مجھے سدا کے لئے

لپٹ کے لاشۂ اکبرؑ سے ماں یہ کہتی تھی
تمہیں شباب بھی آیا تو بس قضا کے لئے

وہ پیاس سولہ پہر کی گلا تہہِ خنجر
عجیب شان کا سجدہ تھا کبریا کے لئے

نجف سے آؤ کہ شہزادیاں کھلے سر ہیں
کفن بھی لائیے مظلومِ کربلا کے لئے

سوال کرتی تھیں زینبؑ کہ اے مسلمانو
بس اِک ردا کوئی دے دو مجھے خدا کے لئے

زہِ نصیب کہ آقا حسینؑ ہے میرا
عروج کم ہے یہ عباسؑ کی وفا کے لئے؟

بتایا رکھ کے جہاں کو گلا تہہِ خنجر
کہ موت چیز ہے کیا موت آشنا کے لئے